۱۔ مسئلہ اپنی معلومات میں اضافہ کے لئے دریافت کیجئے۔ اس کا مقصد بحث و مباحثہ اور فضیلت و برتری کا اظہار ہرگز نہ ہونا چاہیئے علم کی تڑپ رکھنے والا مرد نادان دانشمند کی شبیہ ہے اور اپنے حریف کی فضیلت و برتری کی فکر میں مصروف دانشمند شخص کی مثال اس نادان آدمی جیسی ہے جو لڑائی جھگڑے کے دوران اپنے حریف کو گڑھے میں ڈھکیل دینا چاہتا ہے۔

(امام علی علیہ السلام)

۲۔ حضرت علیؑ کے عقائد و نظریات کی روشنی میں سماجی ملکیت میں لوگوں کے ساتھ اقتصادی خیانت کرنے والا واجب القتل ہے۔ یہ ایک فقہی اقتصادی، قانونی اور سماجی حقیقت ہے۔ حضرت علیؑ کے دورِ حکومت میں سماج میں اقتصادی اور قانونی مساوات پوری طرح موجود تھی اور بیت المال پر تمام لوگوں کو مساوی حقوق حاصل تھے۔

(ڈاکٹر علی شریعتی)

۳۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ علیؑ کے اقوال کو کلام الٰہی سے کمتر اور کلام مخلوق سے بہتر و افضل کہا گیا ہے اور تمام لوگوں نے تقریر و تحریر کا فن ان سے سیکھا ہے..... حضرت علیؑ کے کلام کی فضیلت کے لئے صرف اتنا ہی عرض کر دینا کافی ہے کہ لوگوں نے ان کے کلام کا جو دسواں یا بیسواں حصہ محفوظ کر رکھا ہے۔ وہ پیغمبر اسلامؐ کے دیگر اصحاب کے کلام اقوال سے کہیں زیادہ ہے۔ حالانکہ اصحاب پیغمبرؐ میں بڑے بڑے فصیح لوگ بھی موجود تھے۔

(ابن ابی الحدید)

۴۔ حضرت علیؑ محض میدان جنگ کے ہیرو نہ تھے بلکہ زندگی کے ہر شعبہ میں ان کی شجاعت نمایاں تھی۔ دل کی پاکیزگی، ضمیر کی طہارت، تقریر کی دلکشی، حقیقی انسانیت، ایمان کی حرارت، عظیم الشان تسکین قلب، مظلوموں کی بھرپور حمایت، اور تسلیم حقیقت کے میدان میں علیؑ ایک عظیم المرتبت بہادری کا پیکر تھے۔

(عیسائی دانشور میخائیل نعیمہ)

۵۔ کیا تم علیؑ جیسے کسی ایسے شخص سے واقف ہو جو انسانی حقیقت کو بشری عقل و شعور سے بخوبی آشنا کر دے۔ وہ انسانی حقیقت جو طویل ماضی اور ابدیت جیسے مستقبل کی حامل ہے اور جسکی گہرائی کا اندازہ لگانا کوئی آسان کام نہیں۔ وہ انسانی حقیقت جس کو دنیا کے ہر ایک عقل مند آدمی نے اپنی روش اور اپنی فطرت کے مطابق سمجھا ہے اور دوسرے تمام لوگ اس سے لاعلمی کے ساتھ اس کے سایہ میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔

(لبنان کے عیسائی دانشور جارج جرداق)

۶۔ حضرت محمدؐ کے پروردہ علیؑ اسلام اور پیغمبرؐ اسلام کے گہرے وفادار تھے ...... دین کی پابندی سے علیؑ کو بے پناہ عشق تھا۔ وہ صادق القول اور صادق العمل تھے۔ اور اخلاقی امور میں بڑی باریک بینی سے کام لیتے تھے۔ نام و نمود اور دولت پرستی سے انھیں بڑی نفرت تھی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ ایک بہادر مجاہد تھے اور ان کے وجود میں اولیاء اللہ کی جملہ صفات بدرجۂ اتم موجود تھیں۔

(پروفیسر پیتر دشفسکی آف لینن گراز یونیورسٹی)

۷۔ نہج البلاغہ کا مطالعہ کرتے وقت مجھے کبھی ایک ایسی نورانی عقل دکھائی دیتی تھی جو جسمانی مخلوق سے کوئی مشابہت نہیں رکھتی۔ یہ نورانی عقل ارواح و مجردات الٰہی سے علیحدہ ہو کر انسانی روح میں شامل ہو گئی ہے اور اس انسانی روح کو فطرت کے لباس سے آراستہ کر دیا گیا ہے اور اسکے بعد اسے ملکوت اعلیٰ کی بلندی تک لیجا کر روشن ترین انوار کا دیدار کرایا گیا ہے اور اس حیرت انگیز صفت کے ساتھ فطری رکاوٹوں سے نجات حاصل کرنے کے بعد اسے عالم قدس میں سنوارا گیا ہے۔ (شیخ محمد عبدہ)